www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

مادہ	الفاظ اور عنوان
خزی	خزی ذلّت۔ ذلیل ہونا
	اَخزٰی ذلیل کرنا
خسأ	خسأ دھتکارنا۔ ہٹانا خاسئ ذلیل
خسر	خسر نقصان اٹھانا اخسر کمی کرنا
	(خسّر) تخسیر نقصان
خسف	خسف (زمین میں دھنسانا) عذاب
	(خسف چاند گرہن لگنا (۵/۸)
خشب	خشب لکڑی
خشع	خشع جھکنا ڈرنا۔ عاجزی کرنا۔
	نیچے ہونا
خشی	ڈرنا
خصّ	خصاصۃ بھوک
	(اختصّ خاص کر لینا (۲/۱۰۵)
خصف	خصف جوڑنا
خصم	خصم۔ اختصم جھگڑا کرنا
	(خصم مدعی (خصیم اور
	خصیم جھگڑالو) (تخاصم
	ایک دوسرے سے جھگڑنا (۳۸/۱۴)
خضد	خضد کاٹنا
خضر	(اخضر سبز ص ۲/۲) (خضر (۶/۹۹)
خضع	خضع عاجزی کرنا
خطأ	خطاء، خطأ خطأ۔
	خطیئۃ گناہ (اخطأ۔
	غلطی سے گناہ کرنا (۲/۲۸۶)
خطب	خطب حال (خطبۃ منگنی
	(۲/۲۳۴) خاطب بات کرنا
خطّ	خطّ لکھنا
خطف	خطف، تخطّف چھیننا
خطو	خطوات قدم

مادہ	الفاظ اور عنوان
خفت	خافت۔ تخافت سرگوشی کرنا
خفض	خفض جھکانا۔ نیچے کرنا
خفّ	خفّ ہلکا ہونا خفّف ہلکا کرنا
	استخفّ عقل کھو دینا۔ ہلکا بنا دینا
خفی	خفی چھپنا اخفی چھپانا ص ۲/۲
	(استخفی پوشیدہ ہونا (۴/۱۰۸)
خلد	خلد آباد ہونا۔ ہمیشہ ہونا
خلص	خلص الگ ہونا
	استخلص چن لینا ص ۲/۲
خلط	خلط، خالط ملانا ص ۲/۲
	خلطاء شریک اختلط ملنا
خلع	خلع اتارنا۔
خلف	خلف پیچھے آنا خلف پچھلا پیچھے
	(خلف جانشین خلیفہ نائب)
	(اخلف خلاف کرنا ۳/۹
	خلّف پیچھے چھوڑنا تخلّف پیچھے رہنا
	خالف مخالفت کرنا۔ پیچھے رہنا
	اختلف (اختلاف کرنا) مختلف
	استخلف اقتدار بخشنا (خلیفہ بنانا)
خلق	خلق شکل و صورت خُلُق طریقہ
	خلاق حصہ
	خلق پیدا کرنا خلّق شکل و صورت
	بنانا
	اختلق اٹکل پچو باتیں بنانا
خلل	خلال دوستی۔ درمیان۔ اندر
	خُلّۃ دوستی خلیل دوست
خلو	خلا۔ الگ ہونا۔ گزرنا
	خلّی چھوڑنا (تخلّی خالی ہونا ۴/۸۴)
خمد	خامد آگ کا بجھنا

مادہ	الفاظ اور عنوان
خمر	خمر شراب خُمُر چادر
خمس	خمس۔ خمسۃ پانچ ص ۱/۱۳
خمص	مخمصۃ بھوک
خمط	ردی۔ کڑوا
خنزر	(خنزیر سور ص ۲/۱
خنس	خنس پیچھے ہٹنا خُنّس تارا
	خنّاس جن
خنق	انخنق مرنا
خور	خوار آواز
خوض	خاض فضول باتیں کرنا مشغول ہونا
خوف	خاف ڈرنا (تخوّف ڈرنا (۱۶/۴۷)
	خوّف ڈرانا
خول	(خال۔ خالۃ ماموں خالہ ص ۲/۲
	خوّل نعمت عطا کرنا
خون	خان۔ اختان خیانت کرنا۔ دھوکا دینا۔
خوی	خوی گرنا
خیب	(خاب نامراد ہونا (۱۴/۱۵)
خیر	خیر اچھا۔ مال و دولت۔ نیکی
	خیرۃ اختیار (خیرات ص ۲/۲
	تخیّر پسند کرنا اختار چن لینا
خیط	(خیط دھاگا خیاط سوئی ص ۲/۲
خیل	خیل گھوڑا۔ جماعت جانوروں کی
	ص ۲/۱
	(خیّل خیال میں لانا (۲۰/۶۶)
	اختال اترانا
خیم	خیام۔ خیمۃ
	د
دأب	حال۔ لگاتار
دبّ	دابّۃ جو پائے دبّ چلنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا اتَّبَعُوْكَ ۔ (۹/۴۲) ساتھ چل پڑتے۔

اور اگر لَوْ سے پہلے وَ داخل ہو (ولو) تو یہ "اگرچہ" کا معنی دے گا۔ ارشادِ باری ہے:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ (۴/۷۸) جہاں کہیں بھی تم ہو موت تمہیں آپکڑے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہو۔

اور لَوْ کے بعد لَا کا اضافہ کرنے سے "اگر نہ" کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے فرمایا:

لَوْلَا اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِیْنَ (۳۴/۳۱) اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مومن ہوتے۔

ماحصل: لَوْ میں جزا شرط سے مقید ہوتی ہے جو اِنْ کی صورت میں نہیں ہوتی۔ اِمَّا جب اگر کے معنوں میں آئے تو اس میں مَا حرف زیادت ہے جو محض تحسین کے لیے آتا ہے۔

۳۲۔ اُلٹ دینا، اوندھا کرنا

کے لیے اَرْكَسَ اور اِئْتَفَكَ (افك)، جَثَمَ، كَبَّ، كَبْكَبَ اور قَلَّبَ، نَكَسَ اور نَكَّسَ کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ اَرْكَسَ، رَكَسَ کے معنی کسی چیز کو اس کے سر پر اُلٹا کر دینا (یعنی سر نیچے ہو اور ٹانگیں اوپر) اُلٹا کر دینا یا اس کے پہلے سرے کو پچھلے سرے سے اُلٹا کر ملا دینا (م۔ل) تہ وبالا کر دینا۔ کہتے ہیں۔ ارکس الثوب فی الصبغ یعنی اُلٹا کر رنگ میں کپڑا ڈبو یا (م۔ق) ارشادِ باری ہے:

وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا (۴/۸۸) خدا نے ان (منافقین) کو ان کے کرتوتوں کے سبب اوندھا کر دیا۔

۲۔ اِئْتَفَكَ، اَفَكَ کے معنی کسی کو صحیح رُخ سے موڑ دینا (م۔ل) اور اگر کسی صحیح رُخ کے علاوہ کسی دوسرے رخ پر پٹخ دیا جائے تو اسے اِئْتَفَكَ کہتے ہیں (مف) قرآن میں ہے:

وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰی (۵۳/۵۳) اور اسی نے الٹی ہوئی بستیوں کو دے ٹپکا۔

۳۔ جَثَمَ۔ پرندے کا سینہ کے بل زمین پر بیٹھنا اور پھر اس سے چمٹ جانا (فل ۱۸۶) کنایۃً کسی شخص کا سینہ کے بل زمین پر لیٹنا۔ ارشادِ باری ہے:

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ (۷/۷۸) تو ان کو بھونچال نے آپکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

۴۔ كَبَّ: كَبَّ الْاِنَاءَ کے معنی برتن کو الٹا کر کے رکھ دینے کے ہیں (منجد) اور كَبَّ فُلَانًا کے معنی کسی کو منہ کے بل گرا دینے کے (مف) قرآن میں ہے:

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ (۲۷/۹۰) اور جو کوئی برائی لے کر آئے گا تو ایسے لوگ اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیے جائیں گے۔

۵۔ كَبْكَبَ: میں تکرار لفظی ہے جو اس کے معانی میں بھی شدت پیدا کر رہا ہے۔ یعنی کسی چیز کو اوپر سے لڑھکا کر گڑھے میں پھینک دینا۔ (مف۔ منجد) ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اس لفظ کا اطلاق عام واقعہ اور قصّہ کو بیان کرنے پر بھی ہونے لگا۔ قرآن میں ہے:

فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (۲۸/۲۵)

جب موسیٰؑ شعیبؑ کے پاس آئے اور ان سے اپنے واقعات بیان کیے تو انہوں نے کہا کہ کچھ خوف نہ کرو تم ظالم لوگوں سے بچ آئے ہو۔

۳۔ ضَرَبَ (مَثَلًا) کسی بات کو اس طرح بیان کرنا کہ اس سے کوئی دوسری بات سمجھ میں آجائے۔ (مف) کہاوت یا مثال بیان کرنا۔ ضرب المثل مشہور لفظ ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا (۲/۲۶)

خدا اس بات سے عار نہیں کرتا کہ مچھر یا اس سے بڑھ کر کسی چیز (مثلاً مکھی، مکڑی وغیرہ) کی مثال بیان فرمائے۔

۴۔ حَدَّثَ، حَدَثَ کے معنی کسی ایسی چیز کا وجود میں آنا ہے جو پہلے موجود نہ تھی (م۔ل) اور حَدَّثَ کے معنی ایسی بات یا خبر بتلانا جس سے عام لوگ بے خبر ہوں۔ ارشادِ باری ہے:

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا۔ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا۔ (۹۹/۳-۴)

اور انسان کہے گا کہ اس زمین کو کیا ہوا ہے؟ اس روز وہ اپنی خبریں بیان کردے گی۔

۵۔ بَيَّنَ: بیان کے معنی فصیح گفتگو (منجد) اور بَيِّنَة کے معنی دلیل اور ثبوت کے ہیں۔ اور بَيَّنَ سے مراد کسی بات کو دلائل سے پیش کرنا ہے۔ ابن الفارس کے نزدیک بین میں تین باتیں بنیادی طور پر پائی جاتی ہیں۔ (۱) افتراق (۲) بُعد اور (۳) وُضوح یعنی کسی چیز کا دوسری سے جُدا اور واضح ہونا (م۔ل) ارشادِ باری ہے:

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (۲/۱۸۷)

اسی طرح بیان فرماتا ہے اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے واسطے تاکہ وہ بچتے رہیں۔ (عثمانیؒ)

اور تَبَيَّنَ واضح ہونا۔ جُدا ہونا کے معنوں میں آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (۲/۲۵۶)

ہدایت صاف طور پر گمراہی سے الگ ہو چکی ہے۔

۶۔ صَرَّفَ، صرف بمعنی کسی چیز کو ایک حالت سے دوسری میں پھیر دینا۔ اور صرّف بمعنی بات کو لوٹا لوٹا کر بیان کرنا ہے (مف) یعنی کسی معاملہ کو سمجھانے کے لیے اسے مختلف انداز سے بیان کرنا اور اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ (۶/۶۵)

دیکھو ہم اپنی آیتوں کو کس کس طرح بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں۔

۷۔ فَصَلَ کے معنی ایک چیز کا دوسری سے اس طرح الگ ہونا کہ ان کے درمیان فاصلہ ہو جائے اور فَصَّلَ کے معنی کسی معاملہ کو الگ الگ کر کے اور ترتیب وار کر کے بیان کرنا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا (۱۷/۱۲)

اور ہم نے ہر چیز کی (بخوبی) تفصیل بیان کردی ہے۔

۸۔ فَسَّرَ: الفسر کے معنی کسی چیز کی معنوی صفت بیان کرنا (مف) نیز فَسْر بمعنی مراد بتلانا اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترغیب دینا ـــــ " ابھارنا"، میں دیکھیے!

۱۱ ـــــ ترکاری

کے لیے قَضْبٌ اور بَقْلٌ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ قَضْبٌ بمعنی وہ ترکاری یا سبزی جو تازہ کاٹ کر کھائی جائے (منجد) اور صاحب مفردات اور منتہی الارب اس میں تازہ گھاس (یعنی مویشیوں کی خوراک) کو بھی شامل کرتے ہیں۔ اور صاحب تفسیر محمدی نے بحوالہ معالم التنزیل قضب کی جو تعریف کی ہے۔ وہ خوب تر معلوم ہوتی ہے۔ یعنی ہر وہ سبزی یا ترکاری جس کے پتے مویشیوں کی خوراک) زمین سے باہر ہوں اور کارآمد چیز، انسانوں کی خوراک) زمین کے اندر ہو۔ مثلاً گاجر مولی، شلجم، چقندر وغیرہ۔ ارشادِ باری ہے:

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۙ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۙ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا (۸۰/۲۸) پھر ہم نے اس میں سے اناج اگایا اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں۔

۲۔ بقل، امام راغب کے نزدیک ایسی سبزیاں جن کی جڑیں اور شاخیں سردیوں میں باقی نہیں رہتیں (مف) اور صاحب منتہی الارب کے نزدیک بَقْل ہر وہ سبزی اور ترکاری ہے جو بیج سے اُگتی ہے نہ کہ جڑ سے۔ جیسے گنا وغیرہ۔ لیکن صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ بقل کا لفظ عام ہے جو ہر قسم کی سبزی ترکاری کو محیط ہے۔ اور بَقّال سبزی فروش کو کہتے ہیں جو ہر قسم کی سبزی ترکاری بیچتا ہے۔ قرآن میں ہے:

فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا (۲/۶۱) تو اپنے پروردگار سے دعا کیجئے کہ ترکاری جو زمین سے اُگتی ہے ہمارے لیے پیدا کر دے۔

۱۲ ـــــ تسبیح و تقدیس (پاکیزگی بیان کرنا)

کے لیے سَبَّحَ، قَدَّسَ اور حَاشَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ سَبَّحَ: تسبیح کہنا۔ سبحان اللہ کہنا یا سبحان اللہ کا ذکر کرنا۔ اس ذات کی زبان یا زبان حال سے صفت بیان کرنا۔ جو ہر قسم کے عیب، نقص اور کمزوریوں سے پاک ہے۔ اس کی خوبیوں کا مثبت انداز میں ذکر اور حمد بیان کرنا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے "پاک")

۲۔ قَدَّسَ: قُدُّوس اللہ تعالیٰ کا نام ہے یعنی وہ ذات جو دوسرے کی شرکت کی احتیاج اور شرک کی دوسری آلائشوں سے پاک ہو۔ (تفصیل "پاک" کے تحت دیکھیے) اور قدّس بمعنی ایسی ذات کی پاکیزگی کا ذکر کرنا۔ تنزیہہ کرنا۔ جو باتیں اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان نہیں ان کی نفی کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ (۲/۳۰) (فرشتے کہنے لگے) اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تیری تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ قَوَّام: قام بمعنی کھڑا ہونا۔ اور اَقَامَ بمعنی ٹیڑھے کو سیدھا یا ایستادہ کرنا۔ اور قَوَّمَ بمعنی کسی چیز کی تعیینِ تعدیل کرنا (منجد) اور قَوَّام یا قیم اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی فرد یا ادارے یا نظام کے معاملات کو درست حالت میں چلانے اور اس کی حفاظت و نگرانی کرنے اور اس کی ضروریات مہیا کرنے کا ذمہ دار ہو (ف۔ق) ارشادِ باری ہے:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ (۴/۳۴)

مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس لیے بھی کہ وہ اپنے اموال سے خرچ کرتے ہیں۔

ماحصل: (۱) حَاکِم بمعنی منصف۔ فیصلہ کرنے اور ظلم سے روکنے والا۔

(۲) اُولِی الْاَمْر: اربابِ حکومت۔ حکومت کے کارندے جن کا حکم چلتا ہو

(۳) قَوَّام: ہر وہ شخص جو کسی فرد یا ادارے یا نظام کی تعدیل کا ذمہ دار ہو۔

۵۔ حد سے بڑھنا ___ زیادتی کرنا

کے لیے جَاوَزَ (جوز) اَسْرَفَ، بَغٰی، عَدٰی اور اِعْتَدٰی (عدو) فَرَطَ، سَلَقَ، غَلَا (غلو) اور شَطَطَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ جَاوَزَ: کسی خاص مقام یا مجوزہ مقام سے آگے نکل جانا (منجد) راستہ طے کرتے کرتے پار چلے جانا اور جوز الطریق راستہ کے وسط کو کہتے ہیں (منجد) قرآن میں ہے:

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا۔ (۱۸/۶۲)

جب وہ دونوں (اس مقام سے) آگے نکل گئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا، کھانا لاؤ۔ ہمیں اس سفر سے بہت تھکاوٹ ہوئی ہے۔

۲۔ اَسْرَفَ: کسی کام میں حدِ اعتدال سے آگے نکل جانا۔ کام کرتے وقت مقررہ حدود کی پرواہ نہ کرنا۔ سَرَفَ فِی الْاَمْرِ کے معنی کسی کام میں سستی یا غفلت کرنا کے ہیں۔ اور اَسْرَفَ کے معنی زیادتی کرنے کے۔ (م۔ق) ارشادِ باری ہے۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (۷/۳۱)

کھاؤ، پیو مگر بے جا نہ اڑاؤ۔

۳۔ بغی: کسی چیز کی طلب اور خواہش کے حصول میں مناسب حد سے آگے نکل جانا (مف) اپنا حق انصاف سے کچھ زیادہ وصول کرنے کی کوشش کرنا۔ اور اسی تناسب سے دوسرے کا حق دبانا۔ قرآن میں ہے:

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (۳۸/۲۴)

اور اکثر شریک کار ایک دوسرے پر زیادتی ہی کیا کرتے ہیں۔

۴۔ عَدٰی اور اِعْتَدٰی: راہِ حق سے تجاوز کرنا۔ اللہ کے احکام و حدود کا خیال نہ رکھنا (مف۔ منجد)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں اور نہ عہد کا۔ (۹/۱۰)

ذِمَّة کا صحیح مفہوم محض عہد نہیں بلکہ عہد امان وحفاظت ہے۔ اور اِلّ کے معنی اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں سے کیا ہوا کسی طرح کا بھی عہد و پیمان۔

ماحصل: (۱) اَقْرَبُوْنَ: نزدیکی رشتہ دار جن کا وراثت میں حصہ مقرر ہے۔ (۲) نَسَب: باپ کی طرف سے رشتہ دار۔ (۳) صِهْر: سسرال والے۔ (۴) اُولُوا الْاَرْحَام: رحم سے تعلق والے رشتہ دار۔ ان کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ (۵) اِلّ: رشتہ داروں اور پڑوسیوں سے کیا ہوا عہد۔

۱۱۔۔۔۔ رضامندی۔ خوشنودی

کے لیے رِضْوَان، مَرْضَاة اور وَجْه کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ رِضْوَان / مَرْضَاة } رَضِيَ معروف لفظ ہے بمعنی خوش ہونا۔ اسی سے رِضْوَان، رُضْوَان اور مَرْضَاة بھی مصدر کے طور پر آتے ہیں۔ اور رضامندی، خوشنودی یا پسندیدگی کا معنی دیتے ہیں (منجد) قرآن میں ہے:

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا (۵/۲) جو اپنے پروردگار کی طرف سے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہوں۔

دوسرے مقام پر ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ (۶۶/۱) اے پیغمبر! جو چیز خدا نے تمہارے لیے حلال کی ہے اسے کیوں حرام کرتے ہو؟ (کیا اس سے) اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہو؟

۲۔ وَجْه: بمعنی چہرہ۔ رُخ۔ منہ۔ رضامندی۔ اور ہر چیز کا وہ حصہ جو پہلے سامنے آئے۔ وَجْهُ النَّهَار بمعنی دن کا پہلا حصہ (مف۔ منجد) اور جب کوئی شخص کسی سے ناراض ہو تو اس سے منہ پھیر لیتا ہے اور خوش ہو تو اس کی طرف اور زیادہ توجہ دیتا ہے۔ یہی وَجْه بمعنی رضامندی کا مفہوم ہے یعنی ناراضگی کے کاموں سے بچ کر اور اچھے کام کر کے کسی کی رضامندی چاہنا۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ۔ (۲/۲۷۲) اور تم جو خرچ کرو گے خدا کی خوشنودی کے لیے کرو گے۔

ماحصل: رِضْوَان اور مَرْضَاة محض رضامندی کے معنی میں آتا ہے جبکہ وَجْه کا لفظ رضامندی کے ساتھ توجہ کا پہلو بھی شامل کر لیتا ہے۔

۱۲۔۔۔۔ رغبت کرنا

کے لیے رَغِبَ اور تَنَافَسَ کے الفاظ آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ عورت

ہمارے ہاں عورت کا لفظ مرد کے مقابلہ میں یعنی مادہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن عربی زبان میں عورت کا مفہوم یہ نہیں۔ عورت بمعنی ستر اور عورات بمعنی مقاماتِ ستر ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے:

اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ (۲۴/۳۱) | یا وہ لڑکے جو ابھی عورتوں کے ستر کے اعضاء سے ناواقف ہوں (وہ بھی گھروں میں آجا سکتے ہیں)۔

قرآن کریم میں عورت کے لیے اُنثٰی، اِمْرَاَۃ (مرء) نِسَاء اور نِسْوَۃ (نسو) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں (ان میں آخری تین الفاظ بیوی کے لیے بھی استعمال ہوئے ہیں)

۱۔ اُنثٰی: بمعنی مادہ (ذکر یا نر کے مقابلہ میں) مؤنث۔ اس لفظ کا اطلاق سب جانداروں کی مادہ پر ہوتا ہے۔ اور ایسے ہی جب بنی نوع انسان کا ذکر ہو تو اس سے مراد عورت ہوگا۔ ارشادِ باری ہے،

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى (۲/۱۷۸) | تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے۔ آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔

۲۔ اِمْرَاَۃ: اِمْرَءٌ یا مَرْءٌ کے مقابلہ میں آتا ہے۔ بمعنی کوئی شخص، کوئی مرد۔ اور اس لفظ کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے جب مرد یا عورت نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں (ف۔ل،ا) اِمْرَاَۃ کی تثنیہ اِمْرَاَتَان اور جمع نِسَاء یا نِسْوَۃ ہے۔ قرآن میں ہے:

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا۔ (۴/۱۲۸) | اگر کسی عورت کو اپنے خاوند سے زیادتی کا اندیشہ ہو۔

نِسَاء: (ضد رِجَال جو اِمْرَءٌ کی جمع ہے) امراۃ کی جمع نِسَاء اور نِسْوَۃ ہے۔ مرد کو رَجُل اس وقت کہیں گے جب اس کی قوت کا پہلو اجاگر کرنا مقصود ہو۔ (تفصیل "آدمی۔ انسان" میں دیکھیے) ارشادِ باری ہے؛

لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ (۴۹/۱۱) | کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے۔ ممکن ہے وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ ہی عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں)۔

نِسْوَۃ: نِسْوَۃ سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کا کسی خاص معاملہ سے تعلق ہو۔ ارشاد باری ہے،

قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ (۱۲/۵۰) | (یوسف نے اس فرستادہ سے) کہا اپنے مالک کے پاس واپس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے۔

ماحصل: (۱) اُنثٰی: ہر جاندار کی مادہ جب مذکر و مؤنث یا نوع انسان کا ذکر ہو تو یہ لفظ عورت کے لیے استعمال ہوگا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْاِثْمُ مَاحَاكَ فِیْ صَدْرِكَ یعنی نیکی وُہ ہے کہ اس سے دل مطمئن ہو اور اِثْم وُہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے۔

گویا اِثْم ایسی کیفیت کا نام ہے کہ انسان کا دل نیکی کے کاموں سے تو پیچھے رہے اور گناہ کے کاموں کی طرف مائل ہو اور موقعہ ملنے پر اس گناہ سے نہ چوکے۔ یعنی اِثْم کا تعلق عمل سے زیادہ دل سے ہے اور ایسے شخص کو اَثِیْم کہتے ہیں جس کی ضد سَلِیْم ہے۔ ارشادِ باری ہے:

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (۵/۲)	نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ (۲/۲۸۳)	اور شہادت کو مت چھپاؤ۔ اور جو کوئی اسے چھپائے تو اس کا دل گنہگار ہے۔

۶۔ اِجْرَام: جُرْم صرف وُہ کام سمجھا جاتا ہے جس کی از روئے قانون سزا مقرر ہو۔ لیکن یہ نہ از روئے قرآن درست ہے نہ از روئے لغت۔ جُرْم۔ جَرِیْمَۃ بمعنی بڑے گناہ والا ہونا۔ اور اَجْرَمَ بمعنی اکتساب یا ارتکاب مکروہ۔ اور اِجْرَام بمعنی گناہ کا وبال ہے (منجد) جُرْم کا بنیادی معنی القطع۔ اور جُرْم ہر وُہ کام ہے جس سے کسی واجب امر کی ادائیگی نہ ہو یا واجب کو ادا نہ کرنا، جُرْم ہے (فق ل ۹۳) ارشادِ باری ہے:

قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ (۱۱/۳۵)	آپ کہہ دیجئے کہ اگر یہ قرآن میں نے اپنے دل سے بنا لیا ہے تو میرے گناہ کا وبال مجھ پر ہے اور میں اس سے بری ہوں جو گناہ تم کرتے ہو۔

۷۔ جُنَاح کے معنی دراصل گناہ نہیں بلکہ گناہ کی طرف جھکاؤ یا میلان ہے۔ جَنَحَ بمعنی جھکنا۔ مائل ہونا۔ (منجد) قرآن میں اکثر آتا ہے، لَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ، یا لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ بمعنی کوئی حرج نہیں، کوئی قابلِ گرفت یا قابلِ مواخذہ بات نہیں وغیرہ۔ جیسے فرمایا:

وَلَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَالَمْ تَمَسُّوْهُنَّ (۲/۲۳۶)	جن عورتوں کو تم نے چھوا نہیں، انھیں طلاق دینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔

اور جَنَاح (ج مفتوحہ بمعنی بازو۔ پَر۔ پہلو) کا لفظ خیر کی طرف جھکاؤ کے لیے آتا ہے جیسے فرمایا:

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ (۱۷/۲۴)	اور عجز و نیاز سے اپنا پہلو ان دونوں (والدین) کے آگے جھکا دے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ	اور جو مومن تمہارے پیرو ہو گئے ہیں ان کے لیے اپنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ (۵/۲۷) — کچھ نیازیں چڑھائیں تو ایک کی نیاز تو قبول ہو گئی اور دوسرے کی نہ ہوئی۔

ماحصل: ۱۔ نذر: اپنے اوپر واجب کی ہوئی مشروط نیاز۔ منت۔

۲۔ قربان: جو نیاز محض اللہ کی خوشنودی اور تقرب کے لیے دی جائے۔

۱۴۔ نرم ہونا ۔ کرنا

کے لیے لَانَ (لین) اور اَلَانَ، اَدْهَنَ، اَوَّاهٌ (اوہ) اور تَلَطَّفَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ لَانَ: یعنی نرم ہونا۔ لین کی ضد خشونت ہے (م-ل) یعنی کسی چیز کا لچکدار ہونا۔ اور قَوْلًا لَّيِّنًا بمعنی نرم بات (۲۰/۴۴) گویا اس لفظ کا استعمال مادی اور معنوی دونوں صورتوں میں ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ (۳۹/۲۳) — پھر ان کی جلدیں اور ان کے دل نرم ہو (کر) خدا کی یاد کی طرف (متوجہ) ہو جاتے ہیں۔

اور نرم کرنا کے لیے اَلَانَ آئے گا۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ (۳۴/۱۱) — اور داؤدؑ کے لیے ہم نے لوہا نرم کر دیا کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور کڑیوں کو اندازہ سے جوڑو۔

۲۔ اَدْهَنَ: دُهْن بمعنی تیل، روغن، چکنائی۔ اور اَدْهَنَ بمعنی تیل لگا کر کسی چیز کو نرم کرنا۔ اور جب اس کا معنوی استعمال ہو تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ دل میں تو کچھ اور بات ہو مگر بہ تکلف زبان سے نرمی اختیار کر کے مخاطب کو دھوکا دیا جائے۔ ڈھیلا پڑنا۔ چاپلوسی کرنا۔ منافقت برتنا (م-ق) ارشادِ باری ہے:

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ (۶۸/۹) — یہ لوگ چاہتے ہیں کہ آپؐ نرمی اختیار کریں تو یہ بھی نرم ہو جائیں۔

۳۔ اَوَّہ: یعنی آہیں بھرنا (بیماری میں) اور افسوس کا اظہار کرنا۔ اور اَوَّاهٌ بمعنی نرم دل۔ رقیق القلب۔ دُعا کے ساتھ آہ و زاری کرنے والا (م-ق) ارشادِ باری ہے:

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ (۹/۱۱۴) — بلاشبہ ابراہیمؑ بڑے نرم دل اور بڑے بُردبار تھے۔

۴۔ تَلَطَّفَ: لَطَفَ بمعنی (۱) چھوٹی چھوٹی باتوں کو جاننا اور اس کا خیال رکھنا اور (۲) اس کے مضر پہلو کا ازالہ کرنا (دیکھیے مہربان) اور تَلَطَّفَ بمعنی کسی کام کے کرنے میں احتیاط اور نرمی کا پہلو اختیار کرنا۔ قرآن میں ہے:

فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا (۱۸/۱۹) — تو اس میں سے تمہارے پاس کھانا لائے اور نرمی سے آجائے اور تمہارے حال سے کسی کو کچھ نہ جتائے۔

ماحصل: (۱) لَانَ: کسی چیز کا نرم اور لچکدار ہونا۔ (۲) اَدْهَنَ: مداہنت یا چاپلوسی کرنا۔ از راہِ تصنع بخلافِ باطن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷تا۹۔ نَخل اور رُطَب اور لِینَۃ کے لیے دیکھیے "کھجور"

۱۰۔ تِین: بمعنی انجیر کا درخت بھی اور پھل بھی اور اس کا واحد تِینَۃ ہے۔ اور مَتانَۃ بمعنی انجیر کا باغ یا ایسی جگہ جہاں انجیر کے درخت بکثرت ہوں۔ اور تَیّان بمعنی انجیر فروش یا انجیر فروخت کرنے والا (منجد)

۱۱۔ زَیتُون: ایک درخت جس سے زیتون کا تیل نکالا جاتا ہے اس کے پھل کو زَیتُونَۃ کہتے ہیں۔ اور تیل کو زَیت۔ پھر زیت کا اطلاق ہر قسم کے تیل پر ہونے لگا خواہ وُہ کس چیز سے نکالا جائے۔ اور زَیّات بمعنی تیلی۔ تیل نکالنے والا یا بیچنے والا (منجد) قرآن میں ہے:

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ (۹۵/۱) قسم ہے انجیر اور زیتون (والی سرزمین) کی۔

۱۲۔ سِدر اور سِدرَۃ: دونوں ہم معنی الفاظ ہیں بمعنی بیری کا درخت جس کا پھل کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا البتہ اس کی چھاؤں بہت گھنی اور درخت کے زیادہ پھیلاؤ کی وجہ سے بہت جگہ گھیر لیتی ہے۔ اسی لحاظ سے اسے جنت کی نعمتوں میں شمار کیا گیا ہے۔ سِدر کی جمع سُدُور اور سِدرَۃ کی جمع سِدرَات آتی ہے (منجد)

۱۳۔ طَلح واحد طَلحَۃ بمعنی کیلا۔ شگوفہ دار درخت خرما۔ اور طَلحَۃ بمعنی شجر الموز (م ق ۔ مف) یعنی موز یا مویز کا درخت۔ قرآن میں ہے:

فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۙ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ (۵۶/۲۸-۲۹) وُہ (اصحاب الیمین) بے خار بیریوں اور تہہ بہ تہہ کیلوں (والے باغات) میں ہوں گے۔

۱۴۔ رُمّان: (واحد رُمّانَۃ) بمعنی انار کا درخت اور پھل۔ اور مَرمَنَۃ بمعنی انار اگنے کی جگہ (منجد) قرآن میں ہے:

وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ (۶/۱۴۱) اور زیتون اور انار (جو بعض باتوں میں) ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں (اور بعض باتوں میں) نہیں ملتے۔

۱۵۔ عِنَب: بمعنی انگور کی بیل اور اس کا پھل (ج اعناب) اور انگور کے ایک دانہ کو عِنَبَۃ کہتے ہیں۔ اور عنّاب بمعنی انگور فروش (منجد) قرآن میں ہے:

وَجَنَّاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ (۶/۱۱) اور انگور، زیتون اور انار کے باغات ...

(ب) سبزیاں اور غلّے

۱-۲۔ بَقل اور قَضب کے لیے دیکھیے ترکاری۔

۳۔ حَبَّۃ اور حَبّ گندم، جَو وغیرہ مطعومات کے دانہ کو کہتے ہیں۔ اور خوشبودار پودوں اور پھولوں کے بیج کو حِبّ اور حِبَّۃ کہا جاتا ہے (مف) (ج حبوب اور حبّان) ارشاد باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ